الحاج ابراہیم یوسف باوا (برطانیہ)

زندگی بے بندگی شرمندگی

یہ کہنا کوئی مبالغہ نہ ہوگا کہ اکثر مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ مسلمانیت اور دینداری ساری کی ساری کلمہ و نماز اور مسجد کا دوسرا نام ہے جہاں بھی نظر اٹھا کر دیکھیں کہ ایک سے ایک خوبصورت اور شاندار مسجدیں بنائی جا رہی ہیں جن پر مسلمانوں کے لاکھوں پونڈ صرف ہو رہے ہیں۔ یہ مساجد وہی حضرات تعمیر یا قائم کر رہے ہیں جو ہند و پاک اور دیگر ممالک میں پیدا ہوتے اور وہاں کے اچھے ماحول میں بڑے ہوئے۔ یہی وہ حضرات ہیں جو مسجدوں کو آباد کرتے ہیں۔

ان حضرات کی مسلمانیت و دینداری کی منزل یہاں آکر ختم ہو جاتی ہے۔ دیگر تمام اُمور میں (چند لوگوں کے سوا) ان حضرات میں کثرت سے تغیر و تبدل آچکا ہے اگر مسلمانیت اور دینداری کا یہی نام اور تقاضا ہے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں مسجد ضرار بھی بنائی گئی تھی اور پکے اور سچے منافقین بھی نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ پھر ان میں اور ان میں کیا فرق ہوا بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشین گوئی فرمائی تھی کہ تم قرب قیامت میں دیکھو گے کہ مسجدیں نمازیوں سے بھری پڑی ہوں گی لیکن ان میں خشوع و خضوع سے نماز پڑھنے والا ایک شخص بھی نہ ہوگا۔ (مفہوم) یعنی احسان کے درجہ والی عبادت کرنے والا ایک شخص بھی نہ ہوگا، دلوں اور عملوں میں فتور پیدا ہو جائے گا نمازی مسجدوں میں کھڑے ہوتے ہوں گے اور قلوب پھٹے ہوئے ہوں گے اللہ تعالیٰ ہماری حالت پر رحم و کرم فرمائے آج ہماری حالت بھی ایسی ہی ہو چکی ہے حالانکہ شرعی اعتبار سے ہماری مسلمانیت و دینداری کا تقاضا!

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (ہم نے جن اور انسان کو ہماری عبادت کے لیے پیدا کیا) اور
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً (اے ایمان والو! تم پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ)

یعنی اے انسانو! اے مسلمانو! تمہاری زندگی کا تقاضا یہ ہے کہ تم ۲۴ گھنٹے کی زندگی رب چاہی زندگی گزارو۔ اپنی مسلمانیت اور دینداری کو مسجد تک محدود نہ رکھو بلکہ زندگی کا ہر آن و لمحہ تم سے "احسان" والی زندگی چاہتا ہے ہر گھڑی یہ دھیان رہے کہ اس وقت میرا رب مجھ سے کیا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے! آج ہر شخص (جس میں اچھے اچھے خواص بھی ملوث ہیں) اپنی زندگی کا یہ مشغلہ بنا رکھا ہے کہ:

حرام و حلال کی تمیز کئے بغیر مال و دولت جمع کر لیا جائے۔

- بٹا کٹا ہونے کے باوجود برسوں سے سرکاری (مہذب اور شریفانہ طریقہ سے بھیک کھائے۔
- سرکار کو دھوکہ دیتے ہوئے قسم نامہ پر جھوٹے دستخط کرکے سرکاری بھتہ وصول کرنے۔
- اولاد اور ماتحت کے افراد مکمل طور پر نصرانی زندگی گذار رہے ہیں اور جوان جوان بچیاں بے پردہ فرنگی سکولوں کالجوں، کارخانوں، دفتروں اور سٹوروں میں کمائی کے لیے جاتی ہیں جہاں ہر وقت کافروں مشرکوں اور شیطان نما انسانوں اور نامحرموں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔

باپ بھائی بٹیا اور شوہر صاحب مسجدوں کا چکر لگا رہے ہیں، نفل حج اور عمرہ پر عمرہ کر رہے ہیں اور تبلیغ دین کے لیے چلہ پر چلہ لگا رہے ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) پھر چوری پر سینہ زوری یہ کہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ ہم اتنے اتنے سالوں سے دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ سبحان اللہ! کیا مسلمانیت اور دینداری پائی ہے۔ یاد رکھئے! اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ دھوکہ بازی کا سکہ نہیں چلے گا۔ وہاں تو اس زندگی کا سکہ چل سکے گا جس کا تقاضا مندرجہ بالا آیات میں کیا گیا ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دن حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصہ میں بھرے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے تو ان کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ آج آپ کے اس قدر غصہ کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا۔

"میں عہد نبوت کی کوئی بات اب نہیں دیکھتا سوائے اس کے کہ لوگ ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں اور بس! بقیہ امور میں بہت کچھ تغیر و تبدل محسوس کرتا ہوں"۔

اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے لوگوں کو فرماتے:۔

"اگر تم صحابہ کرام (ان کے دینی اخلاص اور فکر و محنت کو) دیکھتے تو تم انہیں دیوانہ کہتے اور وہ تمہیں (تمہاری دینی غفلت اور حالت و کمزوری کو دیکھ کر) کافر کہتے"۔

اللہ تعالیٰ ہی جانے کہ اگر یہ مبارک حضرات ہمارے اس نازک دور میں مسلمانوں کی حالت کو دیکھ کر کیا فرماتے؛ ہماری "دودھ اور دہی" والی مسلمانیت اور دینداری کو دیکھ کر شاید یوں کہتے۔

؎ مسلماں نہیں خاک کا ڈھیر ہے

اور دریافت فرماتے:

؎ مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

یہی وجہ ہے کہ آج ہم سے ایمانیت اور مذہبیت تو کجا، مسلمانیت بھی رخصت و جدا ہو رہی ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۴۰۰ سال پہلے ارشاد فرمادیا تھا کہ:...... "ایک ایسا دور آنے والا ہے کہ صبح کا مسلمان شام کو کافر ہوجائے گا اور شام کا مسلمان صبح کو کافر ہوجائے گا"...... اور فرمایا کہ:"...... ایک ایسا دور آنے والا ہے کہ فوج کی فوج دین اسلام سے خارج ہوجائے گی" اللہ تعالیٰ ہمارے دین و ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین

بھائیو! ہمارے سامنے دو اور صرف دو ہی راستے ہیں۔ یا تو مندرجہ بالا آیت کے تقاضا کو پورا کرتے ہوتے ۲۴ گھنٹے کی زندگی کا ہر آن و لمحہ رب چاہی زندگی گزاریں اور اپنی رعایا کی ایسی زندگی بنانے کے لیے تن من دھن کی بازی لگا دیں یا اسلام ہی کو سر سے سلام کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں "کچھ دودھ اور کچھ دہی" والی زندگی کا سکہ نہیں چلے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مبارک زندگیوں کا نقشہ پیش کر دیا ہے۔ زندگی میں بندگی کیسے آتے ذیل کے اقوال ملاحظہ فرمائیے اللہ کریم عمل کی توفیق دے۔

دعوت و تبلیغ کا اثر

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ جب تک دعوت میں وہ دل شامل نہ ہو جو نورِ باطن سے منوّر اور دردمند ہے اور وہ بات دل کی گہرائی سے نہ نکلی ہو تو اس کا اثر نہیں ہو سکتا کہ زندگی میں انقلاب پیدا کر دے۔ (تعمیر حیات ۲۹-۷-۵)

گھر والوں سے دشمنی نہ کیجئے

حضرت مولانا محمد اسعد قاسمی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ ہم اپنے اعمال بد اور غفلت بے توجہی کوتاہی، لاپرواہی) کی وجہ سے نئی نسلوں کو اور اپنے اہل و عیال کو دین سے بیگانہ بناتے ہوتے ان کے اندر شرک، بے حیائی، عیش پرستی اور جرائم کا بیج ڈال رہے ہیں اور ان کا اور ہمارا مستقبل خراب کر رہے ہیں۔ خدارا ہوش میں آئیے اور اپنے گھر والوں کے ساتھ دشمنی نہ کیجئے۔ (الکوثر ۱-۱-۱۶)

تمہیں شرم نہیں آتی ؟

حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کے پاس ایک ممتاز عالم نے اپنے بیٹے کو پیش کرتے ہوتے عرض کیا کہ اس کی (انگریزی سکول کے امتحان میں) کامیابی کے لیے دعا فرماویں تو فرمایا کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ اپنے لیے جنت بنا رکھی ہے اور اس کے لیے جہنم؟ (ندائے شاہی)

واعظ و مبلغ پہلے خود عمل کرے

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں اپنے گھر سے اصلاح شروع کرتا ہوں پھر آپ نے بنو ہاشم میں ربیعہ بن حارث کا خون کا بدلہ جو باقی تھا معاف فرما دیا۔ جب واعظ و مبلغ خود عمل کرنا شروع کر دے تب دوسرے لوگ بھی عمل شروع کر دیں گے (دعوات حق ج۲ ص۵۲) (آج ہم اپنے گھروں میں جہنم کی آگ بھڑکا کر دوسروں کی چنگاری بجھانے جا رہے ہیں۔ ابراہیم)

اے میری امت اے میری قوم!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بات کا خیال رہے کہ میدانِ محشر میں ساری اقوام جمع ہوں گی، ہر شخص کی گردن پر اعمال کا پلندہ ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ لوگوں کی گردن پر حج روزے زکوٰۃ نماز اور عبادات کی گٹھڑیاں ہوں اور تم میری امت ہو کر بھی کسی کا چرایا ہوا اونٹ، کسی کی چرائی ہوئی بکری اور زمین سر پر لادے پھرو (ایضاً ص۹۱) یعنی حقوق العباد میں کوتاہیاں مت کیجیو۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ ردّ المختار لکھا ہے کہ ایک دانگ (یا دانق یعنی ۷ رتی چاندی کے برابر) حق العباد کے بدلہ میں ... (مقبول نمازیں دی جائیں گی (اور سب سے بڑا حق والدین اور اہل و عیال کا ہے۔ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اپنی رعایا کی دینی تعلیم و تربیت کرے)۔